جلد ۲۶ | ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲۹ جون ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۴۶

مسلمان امراء اور اشاعتِ اسلام

اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ راجہ صاحب اعظم گڑھ (یو۔پی) نے اپنے لڑکے کی شادی کی تقریب پر سات لاکھ روپیہ دان کیا ہے۔ جس سے آریہ سماجی اصول کی اشاعت کی جائے گی ؛

مسلم صاحبانِ ثروت کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ اور دیکھنا چاہیئے۔ کہ اسلام کی اشاعت کے لئے جس کی تبلیغ ان کے ذمہ فرض ہے وہ کیا کر رہے ہیں؟ اور اس ضمن میں اپنی ذمہ داریوں کو کس حد تک پورا کر رہے ہیں

غیر مسلم امراء کی اس قسم کی فیاضیاں ہی ہیں۔ جن کی بدولت وہ آج اس قدر عروج پر ہیں۔ اگر مسلمان اپنے اندر ایثار اور قربانی کا جذبہ پیدا کریں۔ اور اشاعتِ اسلام کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ تو انہیں بہت شاندار کامیابی حاصل ہو سکتی ہے ؛

مسلمان صاحبِ ثروت اصحاب اس ضمن میں جس قدر لاپروائی سے کام لے رہے ہیں۔ اس کا ایک ادنےٰ ثبوت یہ ہے۔ کہ مسجد شہید گنج کی اپیل پریوی کونسل میں دائر کرنے کے لئے عرصۂ دراز سے تیس ہزار روپیہ فراہم کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اور مسلم پریس بڑے زور کے ساتھ اس کے لئے تحریک کر رہا ہے لیکن یہ رقم بھی تاحال پوری نہیں ہوئی جو بہت افسوسناک ہے ؛

مسلمانوں کی نکبت۔ اور ادبار کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے۔ کہ جہاں انہوں نے خود اسلام سے بے رغبتی اختیار کی۔ وہاں دوسروں کو دعوتِ اسلام دینے سے بھی غافل ہو گئے۔ اور اس مقصد کے لئے وقت اور مال صرف کرنا دوبھر سمجھنے لگ گئے۔ کاش! اپنی اس نہایت نقصان دہ غلطی کا اب ہی ان میں احساس پیدا ہو۔ اور وہ تلافئے مافات کی طرف توجہ کریں۔ یہ امر نہایت افسوسناک ہے کہ مسلمان امراء کے ضیاعِ اموال کی خبریں تو اکثر آتی رہتی ہیں۔ لیکن ملی مقاصد کے لئے کبھی کسی طرف سے کسی معمولی قربانی کی خبر سننے میں نہیں آتی۔ ایک غریب احمدی خدمتِ اسلام کے لئے جس قدر مالی قربانی کرتا ہے۔ اتنی بھی اگر کوئی بڑے سے بڑا امیر کرے۔ تو سمجھا جاتا ہے۔ کہ اس نے عظیم الشان قربانی کی ؛

سکھ بچوں کو زہریلی تعلیم

معزز معاصر "انقلاب" کے ذریعہ معلوم ہوا ہے۔ کہ سکھ بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لئے اس وقت ایک ایسا گورمکھی قاعدہ مروّج ہے۔ جو بے حد قابلِ اعتراض ہے۔ اس کے صفحہ ۴ پر ایک تصویر ہے۔ جو یہ ظاہر کرتی ہے۔ کہ بعض مسلمان ایک سکھ بھائی تارو سنگھ کی کھوپری توڑ رہے ہیں۔ اور پاس ہی قاضی کھڑا ہے۔ جو بھائی تارو سنگھ کو نصیحت کر رہا ہے۔ کہ تم مسلمان ہو کر اپنی جان بچا لو ؛

پھر صفحہ ۵ پر دکھایا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں نے بھائی دیالا کو اُبلتے ہوئے پانی کی دیگ میں ڈال رکھا ہے۔ اور ایک قاضی اسے دعوتِ اسلام دے رہا ہے۔ اور کہہ رہا ہے کہ اس عذاب سے نجات کا واحد ذریعہ یہی ہے۔ کہ مسلمان ہو جاؤ ؛

پھر ایک اور تصویر میں بھائی منی سنگھ کو ٹکڑے ٹکڑے کیا جا رہا ہے۔ اور پاس ہی ایک قاضی صاحب اسے یہ اصرار اسلام قبول کرنے کو کہہ رہے ہیں ؛

جن بچوں کے کانوں میں شروع سے ہی اس قسم کی سراسر جھوٹی اور غلط باتیں ڈالی جائیں گی۔ اور اس قسم کے زہریلے انجکشن کئے جائیں گے۔ ان سے یہ کیونکر توقع کی جا سکتی ہے کہ بڑے ہو کر وہ فرقہ وارانہ مناقشت کے بڑھانے کی انتہائی کوشش نہ کریں گے ؛

یہ ہندوستان کی انتہائی بدقسمتی ہے۔ کہ ایسے نازک مرحلہ پر بھی جبکہ جنگِ آزادی میں کامیابی کے لئے ملکی لیڈر اختلافات کو مٹانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایک طبقہ ایسا ہے۔ جو آئندہ نسلوں کے اندر ایسا زہر داخل کرنا ضروری اور لازمی سمجھتا ہے ؛

حکومت کا فرض ہے۔ کہ اس قسم کے لٹریچر کی اشاعت کو روکے۔ جب کسی فرد کے خلاف نفرت و حقارت کے جذبات پھیلانا جرم ہے۔ تو ایک قوم کے خلاف نفرت پھیلانا کیوں جرم نہیں؟

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد ہے۔ کہ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور صاحبزادہ مرزا منظفر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صحت کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے تمام احمدی جماعتیں دعا کرتی رہیں۔ نیز انہوں نے جو امتحان دیا ہے اس میں کامیابی کے لئے بھی دعا کی جائے ؛

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ ر جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ منظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضل خدا اچھی ہے۔

بعد نماز عشاء محلہ دارالرحمت میں انٹی ٹیوبر کلوسس فنڈ کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے نظارت امور عامہ کی ہدایات کے ماتحت زیر صدارت مولوی غلام احمد صاحب مجاہد ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور صاحب صدر نے تقریریں کیں۔ اور اہالیان محلہ کو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی ؛

آج بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مولوی تاج الدین صاحب مولوی فاضل لائلپوری کے مکان کی بنیاد محلہ دارالفضل میں اور قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کے مکان کی بنیاد محلہ دارالعلوم میں رکھی اور دعا فرمائی ؛

انٹھوال ضلع گورداسپور کے جلسہ میں شمولیت کے لئے جو مبلغین گئے تھے وہ واپس آ گئے ہیں ؛

احمدیہ ٹورنامنٹ کا پانچواں دن

۲۷ ر جون بعد نماز عصر لانگ جمپ میں مقابلہ ہوا۔ متعدد کھلاڑیوں نے اپنے اپنے اداروں کی طرف سے نمائندگی کی۔ محمد سعید (یونین کلب) اول اور صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب دوم رہے۔ بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی جج تھے۔

پھر سائیکل کی تیز دوڑ میں مقابلہ ہوا۔ جس میں عبدالخالق جہتہ اول اور عبدالرزاق جہتہ دوم رہے۔ اول الذکر خدا تعالےٰ کے فضل سے سائیکلنگ میں پنجاب بھر کے چیدہ لوگوں میں سے ہیں۔ یہ مقابلہ صوفی محمد ابراہیم صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ بی۔ ٹی اور ان کے معاونین کے زیر اہتمام ہوا۔

مابعد والی بال کا میچ ہوا۔ جس میں سخت مقابلہ کے بعد جامعہ احمدیہ کو تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹیم کے مقابلہ میں کامیابی ہوئی۔ قاضی محمد عبداللہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ریفری تھے۔ ہائی سکول کی طرف سے محمد شفیع اور جامعہ احمدیہ کی طرف سے محمد مجید خاص طور پر اچھا کھیلے۔

اسی وقت بیڈمنٹن کا بھی مقابلہ ہوا۔ جس میں صوفی غلام محمد صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ بی۔ ٹی کی نگرانی میں یونین کلب کے کھلاڑیوں ڈاکٹر احمد صاحب و مسٹر محسن صاحب نے جامعہ احمدیہ کے کھلاڑیوں کو شکست دی ؛

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۵ ر جون سنہ ۱۹۳۸ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ہندوستان کے مندرجہ ذیل اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
۷۱۱	کرم الٰہی صاحب بٹ	ضلع جہلم	۷۳۰	دین محمد صاحب	ضلع امرتسر
۷۱۲	غلام سکینہ صاحبہ	ملتان	۷۳۱	غلام ربانی صاحب	ٹھٹھہ پارکر سندھ
۷۱۳	عبدالرحمٰن صاحب	جموں	۷۳۲	حاکم بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۷۱۴	منشی غلام قادر صاحب	"	۷۳۳	نور احمد صاحب	"
۷۱۵	عبدالاحد صاحب	"	۷۳۴	غلام بی بی صاحبہ زوجہ حاکم علی صاحب	"
۷۱۶	غلام رسول صاحب	"	۷۳۵	غلام بی بی صاحبہ بیوہ کرم الٰہی صاحب	ضلع گورداسپور
۷۱۷	محمد اسد اللہ صاحب	"			
۷۱۸	عبدالعزیز صاحب	"	۷۳۶	عبدالعزیز صاحب	ریاست جموں
۷۱۹	پٹھانی صاحبہ	ضلع ڈیرہ غازیخاں	۷۳۷	حبیب پڈر صاحب	" "
۷۲۰	امینہ بی بی صاحبہ	مالابار	۷۳۸	سبحان لدوی صاحب	" "
۷۲۱	سعدولی خان صاحب	مین پوری	۷۳۹	غلام محمد صاحب	" "
۷۲۲	نواب خان صاحب	"	۷۴۰	خورشید بی بی صاحبہ	" "
۷۲۳	قادر خان صاحب	"	۷۴۱	فضل بی بی صاحبہ	" "
۷۲۴	انواری خان صاحب	"	۷۴۲	زیبہ بیگم صاحبہ	" "
۷۲۵	منشی خان صاحب	"	۷۴۳	عزیزی بیگم صاحبہ	" "
۷۲۶	الٰہ دین صاحب	"	۷۴۴	مسٹر سی۔ ایچ علی صاحب	مالابار
۷۲۷	غلام ربانی صاحب	ضلع ہزارہ	۷۴۵	کبیر محمد صاحب	کٹک
۷۲۸	غلام محی الدین صاحب	" گورداسپور	۷۴۶	دختر کبیر محمد صاحب	"
۷۲۹	محمد شریف صاحب	" شیخوپورہ	۷۴۷	رمضان بی بی صاحبہ	ضلع جالندھر

مولوی محمد سلیم صاحب کو ضروری اطلاع

مکرمی مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو نہایت ضروری اطلاع دیجاتی ہے کہ وہ جہاں کہیں اور جس حالت میں بھی ہوں۔ فوراً واپس قادیان پہنچ جائیں۔ انکی فوری طور پر ضرورت ہے۔ زیادہ سے زیادہ تیس ماہ حال تک انہیں یہاں پہنچ جانا چاہیئے۔ انکو رجسٹری شدہ خط بھیجا گیا ہے لیکن احتیاطاً یہ اعلان بھی کیا جاتا ہے۔ کہ مبادا متفرق مقامات پر دورہ کرتے ہوئے انہیں خط نہ پہنچے ؛ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مصری پارٹی کے ایک ہمدرد کی غلط بیانی

۲۴ جون بروز جمعہ مہرالدین آتشباز نے ایک تقریر کی جس میں کہا کہ مرزائیوں نے مشورہ کر کے مصری صاحب کی ڈیوڑھی کو کام نہ کرنے دیا ہے۔ اور یہ ظلم اسوقت تک جاری ہے۔ مصری صاحب کے گھر میں اس وقت اسقدر تعفن ہے۔ کہ ناک تک نہیں دی جا سکتی۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے کہ مصری صاحب کے لئے انتظام کریں۔ مگر نظارت امور عامہ نے تحقیق پر اس الزام کو سراسر غلط پایا ہے۔ نظارت ہذا کی طرف سے نہ کسی مقامی یا بیرونی احمدی کی طرف سے خاکروبہ کو کام چھوڑ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک مخلص ترین صحابیہؓ کا ذکرِ خیر

حدیث صحیح میں آیا ہے۔ عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَتَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ یعنی ذکر صالحین کے وقت رحمتِ الٰہی نازل ہوتی ہے۔ پس اس غرض کے لئے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک جلیل القدر صحابیہ یعنی حضرت پھوپھی صاحبہ والدہ ماجدہ چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب کے ذکر میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

اپنے بزرگوں کی خوبیاں بیان کرنے کا منجملہ دیگر فوائد کے ایک یہ بھی فائدہ ہے۔ کہ ہمارا قومی کیریکٹر مضبوط ہوتا ہے۔ اور ہم میں ان کے نقش قدم پر چلنے کی تڑپ پیدا ہوتی ہے۔ مندرجہ ذیل سطور شنید پر مبنی نہیں۔ بلکہ ذاتی علم اور مشاہدہ پر ان کا انحصار ہے۔

گزشتہ سال مئی کی آخری شام کو میں ڈسکہ اخویم المکرم چودھری شکر اللہ خان صاحب کے مکان پر وارد ہوا۔ مقصد یہ تھا کہ جون کا مہینہ اس علاقہ میں تبلیغ میں صرف کیا جائے۔ اس وقت مجھے خوش آمدید کہنے والوں میں حضرت پھوپھی صاحبہ رضی اللہ عنہا بھی موجود تھیں۔

تبلیغی دورہ

اگلے دن صبح ناشتہ کے بعد تھیلے میں قرآن مجید اور احمدیہ پاکٹ بک ڈال کر اجنبی علاقہ میں نکل گیا۔ اللہ تعالےٰ جس کے پاس لے گیا۔ اور جسے تبلیغ کرنے کی توفیق دی۔ کرتا رہا۔ حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا۔ موضع آدم کے کی ایک خالی اور ویران مسجد میں جو مسلمانوں کی بے دینی پر بزبانِ حال نوحہ گر تھی۔ نماز مغرب ادا کی۔ اور تھکا ماندہ اجنبی چہروں کے نقوش دیکھ کر غیر مانوس مختلف العقائد لوگوں کی گفتگو سن کر۔ اور جون کی جھلس دینے والی دھوپ کا مزا لینے کے بعد لاری میں ڈسکہ روانہ ہوا۔

خدا تعالےٰ کی مجسّم رحمت

چونکہ میں نے اپنی کمرِ ناتواں تبلیغ کے بارِ گراں کے نیچے دبتی محسوس کی۔ اس عالمِ گھبراہٹ میں اللہ تعالےٰ سے استقلال کے لئے دُعا کی۔ اللہ تعالےٰ کا بے انتہا شکر ہے۔ کہ اس نے میری پکار کو سُنا۔ اور اس کی رحمت مجسم ہو کر حضرت پھوپھی صاحبہ رضؓ کے وجود میں جلوہ گر ہوئی گھر پہنچنے پر حضرت پھوپھی صاحبہؓ نے سارے حالات کمالِ اشتیاق سے سُنے۔ اور بڑی محبت اور پیار سے دُعائیں دیں۔ اس کا میری طبیعت پر ایسا خوشگوار اثر ہوا۔ کہ میں عموماً ہر روز شام کو آپ کے پلنگ کی پائینتی آ بیٹھتا۔ آپ کی تسلی آمیز گفتگو سے جوشِ تبلیغ بڑھتا۔ اور میری ہمتوں اور عزائم میں بلندی پیدا ہوتی۔ بعض متشدد مخالفین کی ترش روئی اور بدزبانی کا ذکر کرتا۔ تو آپ صبر کی تلقین فرماتیں اپنے رویا اور کشوف سُنا کر میرے ایمان و عرفان کو تازگی بخشتیں اور میں اللہ تعالےٰ کے اس فضل کا ملاحظہ کر کے جو اُمّی ہونے کے باوجود آپ پر تھا۔ میرا کم علمی کا تکلیف دہ احساس کم ہو جاتا۔ اور توکل علے اللہ بڑھتا۔

احمدیت سے بے پایاں اخلاص

آپ کو احمدیت سے ازحد اخلاص تھا۔ آپ اپنے رویاء اور کشوف کے باعث سلسلہ کی صداقت پر حق الیقین رکھتی تھیں۔ اور یہی وجہ تھی۔ کہ آپ کے قلب میں اس کے لئے ازحد محبت موجزن تھی۔ اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے نماز میں باتوں باتوں میں ترقی سلسلہ کے لئے بارگاہِ ایزدی میں دُعائیں فرماتی رہتیں میں نے کئی دفعہ دورانِ گفتگو میں آپ کی زبانِ مبارک سے سلسلہ کی ترقی۔ اور دُشمنوں کی ہدایت یابی کے لئے دُعائیں سُنیں۔

حضرت امیر المومنین اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عشق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی۔ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے آپ کی محبت درجۂ عشق تک پہنچی ہوئی تھی۔ آپ نے مجھے بتایا کہ ان کا کوئی سجدہ خالی نہیں جاتا جس میں وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے لئے دُعا نہ فرماتی ہوں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی عنایات کا ذکر فرما کر آپ بہت دُعائیں دیتیں۔ کاش! ہم سب سلسلہ۔ اور اُن اللہ کے پیاروں کے لئے اس قدر اور اسی درد سے دُعائیں کر سکیں جو کہ حضرت پھوپھی صاحبہ رضؓ کا معمول تھا۔ تاکہ ہماری رفتار ترقی موجودہ حالت سے کئی گنا تیز ہو جائے۔

ذرّہ نوازی

نماز اور استغفار آپ کی غذا تھی ان دنوں سحری کے وقت جسمانی تکلیف کے اثر کے باعث اُٹھنے سے قاصر رہتیں لیکن آپ اس کی کمی نمازِ چاشت کے نوافل سے پوری کرنے کی کوشش فرماتیں۔ مولا کے آگے جھکنے والا ہر سر آپ کو پیارا لگتا تھا۔ اور نماز میں غفلت کرنے والا اپنا عزیز سے عزیز یا کوئی فردِ جماعت آپ کی سرزنش سے بچ نہ سکتا تھا۔ شام یا عشاء کے وقت چھت پر کھڑے ہو کر آپ نمازیوں کا جائزہ لیتیں۔ اور بھری مسجد کا منظر آپ کے لئے بہت ہی خوشکن ہوتا۔ میں نے خود بعض افرادِ جماعت سے آپ کو اُن کی غفلت کا سبب دریافت فرماتے سُنا۔ نماز سے پیار کے باعث آپ کے دل میں نمازیوں کے لئے کس قدر احترام تھا۔ قارئین کرام ذیل کے واقعہ سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔

ایک شب میں سحری کے وقت اُٹھا ابھی حواس درست کر رہا تھا۔ کہ آپ کو میری بیداری کا علم ہوگیا۔ آپ ایک دوسری نچلی چھت پر سوتی تھیں۔ اٹھیں اور ایک لوٹے میں پانی ڈال کر لے آئیں۔ اور کمال شفقت سے فرمایا "لو بیٹا پانی" اس وقت میرا دل جذباتِ تشکر و شرم سے بھر گیا۔ دراصل یہ نماز سے پیار اور نمازی کا احترام تھا۔ جو اس شفقت کا محرک ہوا۔

اعلےٰ عزم و ہمت

ایک عام چودھرانی کا تصور یہی نقشہ ہمارے سامنے پیش کرے گا۔ کہ چارپائی پر بیٹھے حقہ کی نالی ہاتھ میں لئے کھانس رہی ہیں۔ بات بات پر بگڑتی۔ اور اپنی بہو بیٹیوں، ماماؤں کو جلی کٹی سناتی ہیں۔ کبھی ایک کو ڈانٹتی ہیں۔ اور کبھی دوسری کو فہمائش کرتی ہیں۔ گزرے ہوئے زمانہ کا حسرت و یاس سے ذکر کر کے مستقبل کے متعلق مایوسی و ناامیدی کا اظہار کرتی ہیں۔ لیکن حضرت پھوپھی صاحبہؓ کو میں نے دیکھا۔ کہ آپ بالکل خوش اور اپنے پہلو میں نفسِ مطمئنہ لئے معلوم ہوتی تھیں۔ آپ کے بشرہ پر ناراضگی کے آثار شاذ ہی کسی نے دیکھے ہونگے۔ آپ سلسلہ کے حالات سناتی رہتیں۔ اور اپنے بزرگوں کی نیکیوں کا تذکرہ کر کے ان کے نیک نمونہ پر گامزن ہونے کا جذبہ قلوب میں پیدا کرتیں۔ مستقبل کے متعلق نہایت ہی پُر امید تھیں۔ گویا اس جہان میں ہی جنت میں بستی تھیں۔ آپ کے کسی فعل سے آپ کی ضعیف العمری کا اظہار نہ ہوتا تھا۔ اپنی ہمت اور عزم کے لحاظ سے بلاشبہ جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز چاہتے ہیں۔ جوان تھیں۔

حسنِ تدبر

آپ حسن تدبر کی مالک تھیں غیر معمولی انتظامی قابلیت رکھتی تھیں۔ میں نے خود دیکھا۔ اور حیران رہ گیا۔ کہ کس عقلمندی سے انہوں نے ایک ساہوکار کو جو ایک مقروض کے مال مویشی پر قبضہ کر چکا تھا۔ اصل اور قیمت مال مذکورہ سے بھی کم رقم دینے پر رضامند کر لیا۔

مومنانہ انکسار

آپ باجوہ قوم سے تعلق رکھتی تھیں جو سیالکوٹ کے جاٹوں میں ایک معزز ترین درجہ رکھتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو اپنی دیگر نعمتوں سے بھی سرفراز کیا ہوا تھا۔ دولت و ثروت آپ کے پاؤں چومتی تھی۔ ہر طرح کی عزت اور وجاہت حاصل تھی۔ اولاد قابل و خدمتگذار تھی۔ مگر باوجود اس کے کبر و رعونت کا آپ میں نام تک نہ تھا۔ لباس بول چال سلوک طرزِ عمل اور آپ کی ہر حرکت آپ کے مومنانہ انکسار کی مظہر تھی۔ جمعہ کا روز تھا۔ میں نماز کے بعد باہر تبلیغ کے لئے نہ گیا۔ گھر میں ہی پلنگ پر بیٹھا رپورٹ تحریر کر رہا تھا۔ حضرت پھوپھی صاحبہ گرمی کا خیال فرماتے ہوئے اس کمرہ میں تشریف لے آئیں۔ اور ہاتھ میں پنکھا لے کر ہلانے لگ گئیں۔ میں نے نہائت ادب سے روکنا چاہا۔ اور خصوصاً جب میں نے دیکھا کہ آپ پنکھا کو اپنی طرف جنبش شاذ ہی دیتی ہیں۔ اور ان کی خواہش ہے۔ کہ مجھے ہی ہوا دیں۔ تو میں نے بااصرار درخواست کی۔ کہ آپ تکلیف نہ اٹھائیں۔ لیکن آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا "بیٹا تم دین کا کام جو کر رہے ہو"۔ اللہ اللہ کس قدر انکسار اور سلسلہ کے ایک ادنےٰ ترین مجاہد سے اس کے دینی مشاغل کے باعث کس قدر محبت کا مظاہرہ تھا۔

بیواؤں اور یتامیٰ پر شفقت

بیواؤں اور یتامےٰ کی امداد و نگہداشت آپ کا ایک دلپسند مشغلہ تھا۔ اپنے دوران قیام میں میں نے آپ کو بڑے انہماک سے ایک یتیم لڑکی کا جہیز تیار کرتے دیکھا۔ آپ خود اپنے دستِ مبارک سے اس کے کپڑوں کو گوٹہ لگاتی تھیں۔ ان دنوں ایک یتیم لڑکے کی شادی کا موقعہ بھی پیش آگیا۔ آپ نے اس کے گھر والوں کو ہدائت کی۔ کہ وہ کفائت شعاری سے کام لیں۔ فضول خرچی سے لڑکے کو مقروض نہ بنائیں۔ اور اپنی طرف سے انہیں بہو کے لئے عروسی جوڑا عنائت فرمایا۔

دشمنوں سے حسن سلوک

آپ نیکی کرنے میں اپنے پرائے دشمن اور خیرخواہ کا امتیاز نہ فرماتی تھیں۔ آپ کے احسانوں کے نیچے اپنوں ہی کی گردنیں دبی ہوئی نہ تھیں۔ بلکہ دشمن بھی زیر بار احسان تھے ان کی اذیتوں اور بدسلوکیوں کا جواب آپ حسن سلوک نیکی اور احسان سے دیتیں۔ ایک شام آپ کو خبر ملی۔ کہ ایک احراری کاشتکار کے سارے مال مویشی ساہوکار قرضہ میں لے گیا ہے۔ اور جب آپ کو بتایا گیا۔ کہ کس طرح اس کا لڑکا بچھڑی کا رسہ پکڑ کر چلاتا رہا۔ کہ میں اسے نہیں جانے دوں گا۔ یہ میری ہے۔ مگر اس کی کسی نے نہ سنی۔ تو بے تاب ہو گئیں۔ بیشک مقروض احراری مخالف تھا۔ لیکن آخر وہ انسان تھا۔ جسے ساہوکار نے بے دست و پا کر دیا تھا۔ آپ کا دل پسیج گیا۔ رات آپ نے بڑی بیتابی کے ساتھ کاٹی۔ اور صبح ہی صبح قرضخواہ کو بلوایا۔ اور خود قرضہ کی ادائیگی کا انتظام فرما کر سارا مال و مویشی واپس کرا دیا اس کے بعد نہائت پرمسرت لہجہ میں فرمایا اب لڑکے کی خوشی ہے جس بچھڑی کے متعلق چاہے کہے یہ میری ہے۔

اب کوئی اس کی بات کو رد نہ کرسکیگا۔

احسان کا شکریہ

بے شک احمدیت کی مایۂ ناز خاتون ہم سے جدا ہو کر اپنے مولےٰ کی آغوش میں چلی گئی ہیں۔ لیکن میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ زمانہ آپ کی نیکیوں کے نقوش کو ہمارے سینوں سے محو نہیں کرسکے گا۔ اور آپ کا ذکرِ خیر بموجب حدیث نبوی ابتک نزولِ رحمت الٰہی کا باعث ہوگا۔ آپ جب اس عالم میں موجود تھیں ہم سب کے لئے دعائیں فرماتی تھیں۔ اب اس احسان کا شکریہ ادا کرنے کے لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ اکثر آپ کے درجات کی بلندی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم صل علیٰ محمدٍ وعلیٰ آل محمدٍ وعلیٰ اصحاب محمدٍ و علیٰ عبدك المسیح الموعود وعلیٰ اصحاب المسیح الموعود وبارك وسلم انك حمیدٌ مجید

خاکسار مشتاق احمد باجوہ

ڈاکخانہ اور بنک کے سود کے متعلق حضرت مسیح موعود کا ارشاد

ڈاک خانہ یا بنکوں میں روپیہ جمع کروانے کے عوض جو سود ملتا ہے۔ اس کی حرمت کے متعلق احباب کو بذریعہ اخبار الفضل "وقتاً فوقتاً" توجہ دلائی جاتی رہی ہے کہ ایسے سود کو ذاتی تصرف میں لانا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فتوے کے مطابق حرام ہے۔ البتہ ایسا روپیہ اشاعت اسلام میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے بنکوں وغیرہ کے سود کے متعلق استفسار پر فرمایا۔

"ہمارا مذہب یہ ہے کہ سود کا روپیہ بالکل حرام ہے۔ کہ کوئی شخص اپنے نفس پر خرچ کرے۔ اور کسی قسم کے ذاتی مصارف میں خرچ کرے۔ یا اپنے بال بچوں کو دے۔ یا کسی فقیر مسکین کو دے۔ یا کسی ہمسایہ کو دے۔ یا مسافر کو دے۔ سب حرام ہے۔ سود کا لینا اور خرچ کرنا سب گناہ ہے۔ لیکن ایک بات جس پر خدا تعالےٰ نے ہمارے دل کو قائم کر دیا ہے۔ اور وہ صحیح ہے کہ . . . کہ اگر اس قسم کا روپیہ اشاعت اسلام کے واسطے تالیف کتب میں صرف کیا جائے۔ تو یہ جائز ہے۔ . . . یہ ایک استثنا ہے . . . . . . یہ اجازت مختص المقام اور مختص الزمان ہے۔ یہ نہیں کہ ہمیشہ کے واسطے اس پر عمل کیا جائے۔ جب اسلام کی نازک حالت نہ رہے۔ تو پھر اس ضرورت کے واسطے بھی سود لینا ویسا ہی حرام ہے۔ کیونکہ دراصل سود کا عام حکم حرمت ہے۔" (فتاوےٰ حضرت مسیح موعود جلد ۲ صفحہ ۴۷ تا ۴۸)

حضور کے اس صریح فتوے کی موجودگی میں چاہیئے تو یہ کہ احباب جماعت کی طرف سے بنکوں کے سود کا روپیہ پہلے کی نسبت اشاعت اسلام کی مد میں زیادہ داخل خزانہ ہوتا۔ لیکن عملاً گزشتہ کئی سالوں سے باوجود جماعت کی مسلسل ترقی کے اس مد میں کمی ہو رہی ہے۔ چونکہ سلسلہ میں بفضل خدا نئے نئے لوگ داخل ہو رہے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ احباب ناواقفی اور لاعلمی کی بناء پر سودی رقم کو بجائے مرکز میں اشاعت اسلام کی مد میں داخل کرانے کے دوسری جگہ خرچ کر لیتے ہوں۔ جو حضرت مسیح موعود کے منشاء کے صریح خلاف ہے۔

اس لئے اس بات کا اندازہ کرنے کے لئے کہ کن کن احباب کا روپیہ ڈاکخانہ یا دیگر بنکوں میں جمع کرایا ہوا ہے۔ اور انہیں اس سود کی کس قدر سالانہ آمد ہوتی ہے۔ اور کس جگہ خرچ کی جاتی ہے۔ یہ مناسب خیال کیا گیا ہے۔ کہ تمام بڑی اور شہری جماعتوں کے ایسے احباب کی فہرستیں طلب کی جائیں۔ لہذا عہدیداران جماعت ہائے مقامی سے درخواست ہے۔ کہ اپنی اپنی جماعت کے ایسے لوگوں کی فہرستیں تیار کرکے بھجوائیں۔ جنکا کچھ نہ کچھ روپیہ ڈاکخانہ یا بنک میں جمع ہو۔ نیز یہ بھی دریافت کرکے نوٹ دیدیا جائے

ملتِ اسلامیہ کی عالمگیر ذلت و بربادی کا واحد علاج

غیر مبائعین کی طرف سے نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اعتراف

اخبار "پیغام صلح" اپنی تازہ اشاعت میں "ملت اسلامیہ کی عالمگیر ذلت و بربادی" کے عنوان سے مقالہ افتتاحیہ کے خاتمہ پر لکھتا ہے۔

"جس قوم نے صدیوں تک نصف سے زیادہ دنیا پر انتہائی عزت و وقار کے ساتھ حکمرانی کی تھی۔ آج وہ پستی کے اس قدر تاریک گڑھے میں گر گئی ہے۔ کاش مسلمان غور کریں۔ کہ ایسا کیوں ہو گیا؟ اور اس کا علاج کیا ہے؟ کیا اس تاریک گڑھے سے وہ تائید ایزدی کے بغیر نکل سکتے ہیں؟ کیا وہ کسی مردِ خدا کی رہنمائی کے بغیر ان ذلتوں اور بربادیوں سے نجات حاصل کر سکتے ہیں؟ ہر گز نہیں۔ پھر وہ اپنی آنکھوں کو کیوں نہیں کھولتے اور اس مرد خدا کی تلاش کیوں نہیں کرتے۔ اگر وہ ایسا کریں تو یقیناً امن و سلامتی کا راستہ انہیں مل جائے" (۱۷ جون ۱۹۳۸ء)

"پیغام صلح" کے نزدیک ملت اسلامیہ کی عالمگیر ذلت و بربادی تائید ایزدی کے بغیر دور نہیں ہو سکتی۔ اور مسلمان ان ذلتوں اور بربادیوں سے بجز "کسی مرد خدا کی رہنمائی" کے نجات حاصل نہیں کر سکتے۔ اور وہ مرد خدا ظاہر ہو چکا ہے۔ بلکہ ملت اسلامیہ کی اس عالمگیر ذلت و بربادی کا موجب ہی اس مرد خدا سے اعراض اور اس کی دعوت پر لبیک کہنے سے انکار ہے۔ اگرچہ ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" نے صاف طور پر نہیں بتلایا کہ وہ ایسا مرد خدا کون ہے۔ جس کے دامن سے وابستہ ہو کر مسلمان ذلت و بربادی کی زنجیروں کو کاٹ سکتے ہیں لیکن ہمارا یقین ہے۔ کہ ان کی مراد اس جگہ "مرد خدا" سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ ہیں۔ امید ہے۔ کہ جملہ غیر مبائعین کو اس سے اتفاق ہو گا۔

اب ہم غیر مبائع اصحاب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ غور فرمائیں۔ کیا یہ حالات کسی مجدد سے اعراض کا نتیجہ ہوا کرتے ہیں؟ کیا عالمگیر ذلت و بربادی اور وہ بھی ملت اسلامیہ کی۔ اس لئے وقوع پذیر ہو رہی ہے۔ کہ ایک مجدد ظاہر ہوا تھا۔ جس کا ماننا فرض نہیں۔ جس پر ایمان لانا واجب نہیں؟ پھر کیا اس عالمگیر ذلت و بربادی کا مداوا نبی ہو سکتا ہے۔ یا محض ایک مجدد؟ بے شک یہ درست ہے۔ کہ مسلم قوم کے مصائب کا علاج "مرد خدا" کی اتباع میں ہے۔ امن و سلامتی کا راستہ اس کی اقتداء میں ہے۔ اور جب تک اہل عالم اس "مرد خدا" کی قدر کو نہ سمجھیں گے۔ خدا تعالےٰ اپنے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کرتا رہے گا۔ مگر میں غیر مبائعین سے پوچھتا ہوں۔ کہ کیا انہوں نے غور کیا۔ کہ درحقیقت مسلمانوں کو اس مردِ خدا سے غافل رکھنے میں ان کا بھی بڑا دخل ہے۔ وہ اس مرد خدا کو ایک مجتہد یا فقیہ کی صورت میں پیش کرتے ہیں۔ اور اس پر ایمان کو فرض قرار نہیں دیتے۔ ان کے اس غلط نظریہ کو بعض کمزور طبع مسلمان کہلانے والے اپنے لئے حجت گردانتے ہیں۔ اور اس مرد خدا کے ماننے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔

غیر مبائعین مرد خدا کے مرکز یا رسول کے تخت گاہ سے اس لئے علیحدہ ہوئے تھے۔ کہ ان کے نزدیک اس مرد خدا پر ایمان لانا فرض نہیں۔ اور نہ ہی اس کے انکار کا کوئی غیر معمولی نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔ ایک مسلمان کہلانے والا خواہ اس مردِ خدا کو مانے یا نہ مانے کوئی بڑا فرق نہیں۔ وہ سمجھتے تھے۔ کہ اس "وسیع نظریہ" کی وجہ سے ہمیں قبولیت حاصل ہو گی ہمارا جتھا بڑھ جائے گا۔ اور اہل قادیان جو اس مرد خدا پر ایمان کو فرض جانتے اور اس کی اتباع میں نجات یقین کرتے ہیں ناکام ہوں گے۔ ۲۴ سالہ کشمکش اور تنازع للبقاء کا نتیجہ سب کے سامنے ہے۔ الحمد للہ کہ آج غیر مبائع اصحاب پر کھل رہا ہے۔ کہ مسلمانوں کی عالمگیر ذلت و بربادی کا موجب مردِ خدا سے انقطاع ہے۔ اور ان کی نجات کا ذریعہ اس کی اتباع ہے۔ اے کاش کہ غیر مبائعین اب بھی اس عقیدہ پر پختہ ہو جائیں۔

میرے نزدیک جو مقام اس اقتباس میں "مردِ خدا" کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ صرف نبی کا مقام ہوتا ہے محض مجدد کی یہ شان نہیں ہوا کرتی خیال ہوتا ہے۔ کہ شائد ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" نے یہ عبارت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسب ذیل کلمات کو مد نظر رکھ کر لکھی ہے۔ فرمایا۔

"ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے۔ اور دوسری طرف ہیبتناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اے غافلو! تلاش تو کرو۔ شائد تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہے جس کی تم تکذیب کر رہے ہو؟" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۹)

اس اقتباس کی روشنی میں اگر خود ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" بھی اپنی مندرجہ بالا عبارت کو پڑھیں گے۔ تو انہیں اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ وہ "مردِ خدا" خدا کا قائم کردہ نبی ہی ہے۔ کیا اب بھی غیر مبائع اصحاب نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار کرتے رہیں گے؟

خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری۔

368

وعدہ خلافی کے گناہ سے بچو

"میں نے پہلے بھی کئی دفعہ کہا ہے۔ دوستوں کو چاہئے۔ کہ اپنے بقائے (تحریک جدید دور اول) صاف کریں۔ اگر وہ ادا کر سکتے ہوں۔ تو اب بھی ادا کر دیں۔ اگرچہ اب ادائیگی کا ثواب اتنا تو نہیں ہو سکتا۔ مگر اب بھی وہ ادا کر کے گناہ سے بچ سکتے ہیں۔ اور یقیناً کچھ ثواب بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور جو ادا نہ کر سکتے ہوں۔ وہ کم سے کم معاف ضرور کرا لیں۔ کیونکہ میں چاہتا ہوں۔ کہ اس طرح ایک تو وہ گناہ سے بچ جائیں۔ اور دوسرے آئندہ کے لئے انہیں خیال ہو۔ کہ غلط وعدہ نہیں کرنا چاہئے۔ معافی مانگنے سے انہیں بے احتیاطی سے وعدہ کرنے پر شرم آئیگی۔ اور آئندہ وہ ایسا نہیں کریں گے۔ اور دوسرے معافی لے لینے سے خدا تعالےٰ کی طرف سے انہیں وعدہ توڑنے کا گناہ نہیں ہو گا۔ اور تیسرے میری غرض یہ کہنے سے یہ بھی ہے۔ کہ جو دے سکتا ہے۔ وہ دیدے۔ اور یہ دین کا فائدہ ہے۔ اور جو واقعی نہیں دے سکتے۔ وہ اگر معافی لے لیں۔ تو اس میں ان کا اپنا فائدہ ہے پس وہ لوگ جو پہلے سال کا چندہ نہیں دے سکے۔ اور جو دوسرے سال کا نہیں دے سکے۔ اور جو تیسرے سال کا نہیں دے سکے۔ وہ یا تو معافی لے لیں۔ اور یا اب ادا کریں"

تحریک جدید کو کامیاب بنانے کے لئے مردوں۔ عورتوں اور بچوں کے الگ الگ جلسے کرنے کا ارشاد حضور فرما چکے ہیں۔ اور ۳۱ جولائی کو بڑا جلسہ کرنے کا ارشاد ہے۔ گو چند تحریک جدید سال چہارم کے وعدوں کی رقوم ۳۱ جولائی ۱۹۳۸ء تک سو فیصدی پورا کرنے کی جماعتیں کوشش کر رہی ہیں۔ مگر دور اول کا جن احباب کے ذمہ بقایا ہے۔ انہیں

ماریشس میں تبلیغ احمدیت

تبلیغ میں مشکلات

جزیرہ ماریشس میں ہندو بھی اور مسلمان بھی جماعتی رنگ میں رہتے ہیں جن کے باقاعدہ سردار اور وزیر ہوتے ہیں۔ ان کی ماتحتی میں شادی غمی اور دیگر جماعتی کام سرانجام پاتے ہیں جب ایک جگہ کی ایک جماعت کسی شخص کو اس جماعت سے خارج کر دیتی ہے اور اس کا مکمل بائیکاٹ ہو جاتا ہے تو ماریشس میں کسی دوسری جگہ جا کر بھی وہ کسی جماعت میں شامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنی جماعت سے معافی مانگ نہ لے اور جرمانہ ادا نہ کر دے۔ اس وجہ سے لوگوں پر جماعتوں کا بڑا اثر اور رعب ہے۔ احمدیت کے مقابلہ میں اس اثر کو بڑی شدومد سے استعمال کیا گیا۔ بالخصوص مسجد کے متعلق مقدمہ بازی کے بعد تو جمعیتہ الجاہلیت نے یہاں کے مسلمانوں کو نفرت اور عداوت میں بہت بڑھا دیا اور اندرونی اور بیرونی متعصبین اس آگ کو ہوا دیتے رہے اس وجہ سے ایک لمبے عرصہ تک احمدیت کی تبلیغ اور ترقی بالکل رک گئی۔ پھر رفتہ رفتہ انفرادی تبلیغ اور تحریر کے ذریعہ ان کے بغض اور نفرت میں کمی واقع ہونے لگی اور خدا تعالیٰ نے بھی سنستدرجھم من حیث لا یعلمون کے ماتحت مخالفین کی طاقت کو توڑنا شروع کر دیا اور ان کے جماعتی نظام میں ایسا خلل واقع ہو گیا کہ ایک ایک مقام پر دس دس بارہ بارہ جماعتیں بن گئیں اور احمدیوں سے بھی خلا ملا شروع ہو گیا جس کے نتیجہ میں پھر تبلیغی سلسلہ جاری ہو گیا اور عموماً لوگوں کے دل احمدیت کی طرف جھک گئے بلکہ مختلف مقامات پر لوگ سلسلہ میں داخل ہونے شروع ہو گئے جس پر معترضین نے پھر فتنہ انگیزی شروع کر دی۔ یہ لوگ احمدیت کے دلائل اور معقولیت کو اچھی طرح محسوس کر چکے ہیں اور اب ان کو مقابلہ کی سوائے اس کے کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ عوام الناس کو احمدیوں سے متنفر کر کے ملنے سے روک دیں۔ تھوڑے دن ہوئے پروفیسر مسٹر عبد الستار سکھیہ کی کوشش سے فلاک میں ان کی ساس مادام حسن صاحب مرحوم کے مکان پر میری تقریر ہوئی تیس کے قریب غیر احمدی آئے شیرینی کھائی چائے پی لیکن دیگر وہاں کی جماعت نے سوائے چند کے سب نے توبہ کرائی اور دوسرے موقعہ پر جب وہاں میری تقریر ہوئی۔ تو صرف آٹھ دس آدمی آئے۔

ایک جنگی جہاز کے سمالی ملازموں کو تبلیغ

یہاں پر ایمپائر ڈے کے موقعہ پر برطانیہ کا ایک جنگی جہاز آیا ہے۔ جو ۲ جون کو واپس چلا جائے گا۔ پورٹ لوئیس میں ایک احمدی کے نکاح سے فارغ ہو کر میں تیرہ چودہ احمدیوں کے ساتھ جہاز پر گیا اور انگریز فوجیوں میں انگریزی اشتہارات تقسیم کئے اور مسٹر محمد سکھیہ اور مسٹر عبد الحمید زیادعلی نے ان کو زبانی بھی تبلیغ کی۔ پھر ہم نے سارنگ اور دوسرے ملاحوں سے ملاقات کی وہ سب سمالی کے رہنے والے مسلمان تھے۔ بہت محبت سے پیش آئے۔ اپنے کمرہ میں ہم سب کو بٹھایا چائے پلائی میں نے قرآن شریف کا ایک رکوع سنایا اور وفات مسیح اور دعویٰ مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق تقریر کی۔ جس کو انہوں نے توجہ سے سنا۔ بالآخر ہم نے ان کو اپنی مسجد میں آنے کی دعوت دی سارنگ نے کہا کہ ہمارے کمانڈر کو آپ لکھیں۔ وہ اجازت دے تو ہم آ سکتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے کمانڈر کو خط لکھا اور اس نے اجازت دے دی۔ جمعہ کے دن ہم نے ان کے کھانے پینے کا انتظام کیا۔ مگر وہ لوگ عذر کر کے ہمارے آدمیوں کے ساتھ نہ آئے اور جمعہ پورٹ لوئیس میں پڑھا۔ بعد کی ملاقات سے معلوم ہوا کہ پہلے روز جہاز پر جو کئی مسلمان ہماری تبلیغی کارروائی کو دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے ان کو ہمارے خلاف بہت کچھ بہکایا۔ مگر ملاقات پر انہوں نے دوبارہ وعدہ کیا کہ وہ ضرور روزہل آئیں گے۔ چنانچہ باوجود سخت بارش کے ہماری مسجد دارالسلام میں پہنچے ان کو تبلیغ کی گئی۔ حیفا کے اشتہار النبی الحی ان کو دئے گئے اور کتاب تحفۃ النور بھی پیش کی گئی کہ وہ سمالی جائیں تو اپنے کسی بڑے شیخ کو دیں اور ٹیچنگز آف اسلام ان کے کمانڈر صاحب کے لئے ان کو دی۔ اور متفرق ممالک میں سلسلہ کے مشنوں سے ان کو آگاہ کیا اور تاریخ مسجد لندن سے ان کو تصاویر بتائیں وہ بہت خوش ہوتے اور رخصت ہوتے وقت دو تین نوجوانوں کے ساتھ انہوں نے میرا فوٹو لیا۔

روزہل میں تبلیغ

روزہل کے احمدی نوجوان تبلیغ میں کافی حصہ لے رہے ہیں۔ نائیٹ سکول بھی ان کا جاری ہے اور پروفیسر مسٹر عبد الحمید اس میں کافی کوشش کر رہے ہیں۔ نوجوان اردو لکھنے پڑھنے میں ترقی کر رہے ہیں اور الفضل اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ذکر حبیب سے بھی وقتاً فوقتاً سنایا جاتا ہے۔ چار جون کو متولی مسجد روزہل کے نو احمدی لڑکے احمد جواہر نے اپنے مکان پر ایک بڑا درس کرانے کا انتظام کیا ہے۔ جس میں احمدیوں کے علاوہ اپنے تمام غیر احمدی رشتہ داروں کو بھی اس نے دعوت دی ہے۔ خدا تعالیٰ اس درس کے بہتر سے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔

احباب متائیں بلانس

متائیں بلانس کی جماعت بھی خصوصاً مسٹر اکبر علی صاحب اور ہاشم خان صاحب تن دہی سے دور مقامات پر جا کر تبلیغ کرتے ہیں۔ اردگرد نو احمدیوں کی مشکلات میں ان کی امداد بھی کرتے ہیں۔ مگر ان سال کے دو نئے احمدیوں کو مکمل بائیکاٹ سے بہت لاچار کیا گیا۔ ان کے لئے انہوں نے متائیں بلانس میں کام کی گنجائش نکالی متائیں بلانو میں بھی دو نئے احمدی ہیں دونوں بیمار پڑ گئے۔ اس موقعہ پر غیر احمدیوں نے انہیں ورغلانے کی کوشش کی ایک تو اپنے ایک لڑکے کو ساتھ لے کر متائیں بلانس آ پہنچا۔ جسے ہاشم خان صاحب نے اپنے مکان پر رکھ کر علاج معالجہ کیا۔ اور خدا کے فضل سے وہ تندرست ہو کر واپس چلا گیا۔ مگر دوسرا اپنی بیوی کے ساتھ اپنے باپ کے مکان پر ہی رہتا تھا۔ جو کہ سخت مخالف ہے۔ معلوم نہیں اس کا کیا حال ہوا۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہر ایک روک دور کر کے سلسلہ کی ترقی اور لوگوں کی ہدایت کے سامان پیدا کرے۔ آمین

خاکسار۔ حافظ جمال احمد روزہل ماریشس

زراعت کے متعلق مفت ٹریننگ

پنجاب اگریکلچرل کالج لائل پور میں جاگیروں کے منتظمین کو زراعت کے بہتر طریقوں کے متعلق تربیت دینے کے لئے ایک پندرہ روزہ عملی نصاب ۱۵ اگست ۱۹۳۶ء سے جاری کیا جائیگا۔ جس میں قریباً ۴۰ اشخاص داخل کئے جائیں گے۔ ان اشخاص کو ترجیح دی جائے گی۔ جو بڑے فارموں کا جن میں کورٹ آف وارڈز کی جاگیریں شامل ہیں انتظام کر رہے ہوں۔ کوئی فیس نہیں لی جائے گی۔ کالج ہوسٹل میں ۳ روپیہ ۹ آنہ ادا کرنے پر اقامت کا انتظام کیا جائیگا۔ اس میں بجلی کا خرچ بھی شامل ہے۔ ہوسٹل میں رہنے کے لئے دس روپیہ فیس بطور ضمانت جمع کرانی ضروری ہے۔ یہ زر ضمانت نصاب کے خاتمہ پر واجب الوصول رقوم اگر کوئی ہوں منہا کرنے کے بعد واپس کر دیا جائیگا۔ داخلہ کے لئے درخواستیں صاحب پرنسپل پنجاب اگریکلچرل کالج لائل پور کی خدمت میں ۲۶ جولائی ۱۹۳۶ء سے پیشتر پہنچ جانی چاہئیں۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

وصیتیں

نمبر ۶۰۰۴ ۔ میں عزیز اللہ باجوہ ولد چوہدری غلام حسن صاحب سفید پوش قوم جٹ باجوہ عمر قریباً ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالامان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸ مئی ۱۹۳۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری وفات کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں لمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ قریباً نصف مربعہ اراضی واقعہ چک ۱۰۵ جھنگ برانچ ضلع لائل پور میں ہے۔ مورخہ ۸ مئی ۱۹۳۸ء

العبد۔ عزیز اللہ باجوہ

گواہ شد:۔ غلام حسن سفید پوش حسن منزل محلہ دارالفضل قادیان۔

گواہ شد:۔ عبد المنان عمر۔ قادیان۔

نمبر ۶۰۱۴ میں مرزا محمد احمد بیگ ولد مرزا محمود بیگ صاحب قوم مغل خلجی عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالرحمت قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۱۱ جون ۱۹۳۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ البتہ مجھے میرے والد صاحب مرزا محمود بیگ صاحب کی طرف سے بطور جیب خرچ ۵ماہوار ملتے ہیں۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اس رقم میں سے ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میری وفات پر میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ مرزا محمد احمد بیگ بقلم خود

گواہ شد:۔ ملک عبد العزیز بقلم خود دارالرحمت قادیان۔

گواہ شد: مسعود احمد دارالرحمت بقلم خود

نمبر ۵۰۹۵ میں عطا محمد ولد ماہی بخش قوم ارائیں عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳ مئی ۱۹۳۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائیداد کوئی نہیں۔ میں صدر انجمن احمدیہ کا گیارہ روپیہ ماہوار پر کارکن ہوں۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔ کہ اپنی آمدنی کا ہر ماہ ۱/۱۰ حصہ انشاء اللہ تا زندگی ادا کرتا رہوں گا۔ میری وفات پر جو جائیداد ہوگی۔ صدر انجمن احمدیہ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ اگر میں ۱/۱۰ حصہ میں سے کچھ رقم اپنی زندگی میں ادا کرجاؤں تو وہ منہا کردی جائے گی۔

العبد:۔ عطا محمد مؤذن مسجد مبارک قادیان

گواہ شد:۔ محبوب عالم خالد بی۔ اے آنرز سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

گواہ شد: سید غلام غوث پنشنر قادیان

گواہ شد:۔ ملک حسن محمد احمدی سیکرٹری وصایا حلقہ مسجد مبارک قادیان۔

نمبر ۵۰۶۵ ۔ میں محمد شریف چغتائی ولد مولوی غلام نبی صاحب قوم مغل عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہریہ والہ ڈاک خانہ خاص ضلع گجرات پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۳ مئی ۱۹۳۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد مبلغ ۱۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط

العبد۔ محمد شریف چغتائی کلرک دفتر ڈائرکٹر جنرل پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف نئی دہلی

گواہ شد:۔ عبد المجید احمدی سیکرٹری تعلیم وتربیت ۲۵ لیک سکوئر نئی دہلی

گواہ شد:۔ چوہدری نذیر احمد خان احمدی سیکرٹری امور عامہ ۱۲ لیک سکوئر نئی دہلی۔

نمبر ۵۰۷۸ ۔ میں مسماۃ خدیجہ بیگم زوجہ ڈاکٹر منظور احمد قوم کھوکھر عباسی عمر قریباً چالیس سال پیدائشی احمدی ساکن حال قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۳ جون ۱۹۳۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ مجھے حق مہر بصورت زیورات اپنے خاوند سے دیا گیا تھا۔ جن کو میں بیچ کر اب تک ہر تحریک میں چندہ دیتی رہی ہوں۔ اور جن کی قیمت مبلغ دوصد روپیہ تھی۔ اب اس میں سے کچھ باقی نہیں ہے۔ اب مجھے مبلغ یکصد روپیہ نقد اور ایک سنگر سیونگ مشین قیمتی ایک سو چالیس روپیہ خاوند کی طرف سے بطور عطیہ عطا کیا گیا ہے۔ اور یہی اس وقت میری موجودہ جائداد ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں۔

اسکے علاوہ اگر اور کوئی جائداد کسی صورت میں بھی مجھے حاصل ہوگی۔ یا میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی حیات میں اس کا حصہ وصیت میں سے کچھ ادا کردوں۔ تو وہ منہا سمجھا جائے گا۔

الامتہ:۔ خدیجہ بیگم بقلم خود

گواہ شد — منظور احمد خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ ملک حسن محمد احمدی سیکرٹری وصایا حلقہ مسجد مبارک ۳/۶/۳۸

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

شملہ ۲۶ر جون۔ اخبار نویسوں کے ایک وفد نے آج وزیر اعظم سے ملاقات کی۔ اور مجوزہ پریس ایکٹ کے متعلق اپنے نقطۂ نگاہ کی وضاحت کی۔ گفتگو اڑھائی گھنٹے تک رہی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ وہ آخری جواب منگل کے روز دیں گے

سینٹ جین ڈیلیز ۲۶ر جون سپین کے باغی حکام نے اعلان کیا ہے کہ حکومت سپین ان تمام اطالوی اور غیر ملکی جہازوں پر بمباری کرنے کے لئے تیاریاں کر رہی ہے۔ جو باغیوں کے ماتحت بندرگاہوں سے روانہ ہوا کریں گے۔

لکھنؤ ۲۵ر جون۔ یوپی گورنمنٹ کی طرف سے اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ وہ چوراچوری کے اسیروں کی رہائی کے معاملہ پر غور کر رہے ہیں۔

کراچی ۲۶ر جون۔ حکومت نے ایک سپیشل افسر مقرر کیا تھا۔ تاکہ سکھر بند کی اراضی کے مالیہ کے متعلق رپورٹ پیش کرے۔ افسر مذکور نے سفارش کی ہے کہ کپاس۔ گیہوں اور بعض دیگر فصلوں کا مالیہ بڑھا دیا جائے۔ گورنر سندھ ان سفارشات کو منظور کرنا چاہتے ہیں۔ مگر وزراء شدید مخالف ہیں۔ چنانچہ یہ موضوع آج کل بہت اہمیت اختیار کر گیا ہے۔

واردھا ۲۶ر جون۔ سوبھاش بابو صدر کانگرس۔ مولانا ابوالکلام آزاد اور بعض دوسرے کانگرسی لیڈروں نے گاندھی جی سے شیوگاؤں میں ملاقات کی۔ گفتگو پردۂ راز میں ہے۔ لیکن یہ معلوم ہوا ہے کہ اس سوال پر غور کیا گیا۔ کہ مسٹر جناح کے مطالبات کی موجودگی میں مسلم لیگ سے گفت و شنید جاری رکھی جائے یا نہیں۔ ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کے بعد مسٹر جناح کو جواب دیا جائے گا۔

الہ آباد ۲۶ر جون۔ زمینداروں سے کانگرس کی مخالفت اور مزارعین سے ہمدردی نے ایسی صورت حالات پیدا کر دی ہے۔ کہ یوپی کے زمینداروں نے اپنی تنظیم ضروری سمجھی ہے۔ چنانچہ انہوں نے ایک لاکھ والنٹیر بھرتی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جن کے نشان نیلے رنگ کے ہونگے اور جن پر سورج۔ چاند اور دو تلواروں کی تصویر ہوگی۔

الہ آباد ۲۶ر جون۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس جولائی کے شروع میں بمقام واردھا منعقد ہوگا اس میں گاندھی جی کی اس سکیم پر بھی غور کیا جائے گا۔ کہ ہر شہر میں ایک امن کی فوج قائم کی جائے جو فسادات کو روکنے کا کام کرے گی۔

بلگام ۲۶ر جون معلوم ہوا ہے مدراس اسمبلی کے ایک کانگرسی ممبر ایک سکیم تیار کر رہے ہیں۔ کہ ہندوستان کے صوبوں کی تقسیم زبان کے لحاظ سے کس طرح ہو سکتی ہے۔ تیار ہونے کے بعد یہ سکیم گاندھی جی کے پیش کی جائیگی۔

کلکتہ ۲۶ر جون۔ بنگال میں ایک یونیورسٹی قائم کرنے کی تجویز ہو رہی ہے جو ٹیکسلا اور نالندہ کی پرانی یونیورسٹیوں کی لائنوں پر کام کرے گی۔ اس میں ہندوستان کے قدیم تمدن اور علوم کی تعلیم دی جائے گی۔ مسٹر ہری داس موزمدار نے اس کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی جائداد وقف کی ہے۔ نیز ایک ایسی جائداد دی ہے جس سے ایک ہزار روپیہ ماہوار سود ملتا رہے گا۔

ھانکو ۲۵ر جون۔ چینی حکام نے اعلان کیا ہے کہ کل چینی ہوائی جہازوں نے ایک سو میل کے رقبہ تک جاپانی جہازوں پر بمباری کی۔ دریائے ینگسی کے کنارے سخت جنگ ہوئی۔ جس میں تین ہزار جاپانی ہلاک ہو گئے۔

لنڈن ۲۵ر جون۔ آج پنڈت جواہر لال نہرو یہاں پہنچے۔ وکٹوریہ سٹیشن پر ہندوستانیوں اور بعض انگریز مدبروں نے آپ کا استقبال کیا۔ انقلاب زندہ باد کے نعرے لگاتے گئے۔ اور آپ کی موٹر پر کانگرس کا جھنڈا لگا دیا گیا جسے دیکھ کر پولیس کنسٹیبل بالکل حیران رہ گئے۔ پنڈت جی نے وہ اشتہارات تقسیم کئے۔ جو اس غرض سے حکومت سپین نے ان کو دئے تھے۔

پٹنہ ۲۶ر جون۔ ایک سوال کے جواب میں وزیر تعلیم نے کہا۔ کہ طلباء سیاسیات میں پوری طرح حصہ لے سکتے ہیں۔ اور انہیں سیاسی خیالات کی پوری پوری آزادی ہے

جبل پور ۲۵ر جون۔ یہاں سے قریباً تیرہ میل کے فاصلہ پر دریائے نربدا کے گھاٹ پر آئندہ کانگرس کے اجلاس کے لئے جگہ تجویز کر لی گئی ہے۔

لکھنؤ ۲۶ر جون۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم کی کوشش سے حالات میں ایسی تبدیلی ہو گئی ہے۔ کہ دو تین روز تک کانپور کی ہڑتال کے خاتمہ کا اعلان کیا جائیگا۔ حکومت کا ارادہ ہے کہ اجرتوں میں اضافہ کی صورت پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ جس میں مزدوروں اور کارخانہ داروں کا ایک ایک نمائندہ شامل ہو۔

کراچی ۲۶ر جون سلطان مسقط اور پولیٹیکل ایجنٹ خلیج فارس کے مابین اس مقصد کے لئے گفت و شنید ہو رہی ہے۔ کہ مسقط میں برطانیہ کے لئے بعض مراعات حاصل کی جا سکیں۔

بمبئی ۲۶ر جون۔ جاپان سے آمدہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ جاپانی تاجران پارچہ بافی ہندوستانی روئی طویل قرضہ پر خریدنے کے لئے بے تاب ہیں۔ ان کا ایک نمائندہ ہندوستان روانہ ہو چکا ہے۔ ہندوستانی تاجروں کا رویہ ابھی تک غیر یقینی ہے تاہم معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی اطمینان بخش سمجھوتہ ہو گیا۔ تو اس کا خیر مقدم کریں گے۔ چین و جاپان کی لڑائی کی وجہ سے ہندوستانی روئی کی تجارت کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

شملہ ۲۶ر جون۔ حکومت حجاز نے اعلان کیا ہے کہ اس کی حدود میں بے ہوش کر دینے والی انگریزی ادویہ کی درآمد سے پیشتر محکمہ حفظان صحت کی اجازت ضروری ہے۔ یہ محکمہ پوری چھان بین اور ادویہ کے اجزاء اور ان کی تاثیرات کا علم حاصل کرنے کے بعد اجازت دے گا۔

لنڈن ۲۶ر جون۔ حکومت برطانیہ و ترکی کے مابین معاہدہ کا مسودہ شائع ہو گیا ہے۔ اس کے رو سے حکومت برطانیہ ترکی کو برطانیہ سے اسلحہ خریدنے کے لئے ساٹھ لاکھ پونڈ قرض دے گی دارالعوام سے منظوری کے بعد اس پر عمل ہوگا۔

شملہ ۲۵ر جون۔ حکومت ہند کا اعلان مظہر ہے کہ گورنر جنرل باجلاس کونسل نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۱۲۴ ضمنی دفعہ (۱) کے ماتحت اپنے اختیارات سے کام لیتے ہوئے قانون اسلحہ کا انتظام صوبجاتی حکومتوں کو تفویض کر دیا ہے یہ فیصلہ یکم اپریل ۱۹۳۸ء سے نافذ العمل ہے۔

کلکتہ ۲۶ر جون۔ حکومت بنگال اس امر پر غور کر رہی ہے کہ بنگال کے پانچ کمشنروں میں سے دو کی اسامیاں تخفیف کر دی جائیں۔ اور ان کا کام تقسیم کر دیا جائے۔ آسام میں بھی یہ تحریک چل رہی ہے۔

الہ آباد ۲۵ر جون یوپی پراونشل کانگرس کمیٹی نے اسمبلی کے کانگرسی ممبروں اور عہدہ داروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ ایسی پارٹیوں میں شامل نہ ہوا کریں۔ جو سرکاری افسروں کے اعزاز میں دی جاتی ہیں۔

ٹوکیو ۲۶ر جون۔ جاپان کے نئے فوجی پروگرام کے ماتحت چونکہ اکثر اشیاء کی ممانعت یا ان پر پابندی عاید کر دی جائے گی۔ اس لئے آٹھ لاکھ مزدور بے کار ہو جائیں گے۔ امید ہے ان میں سے نصف کو بارود سازی کے نئے کارخانوں میں کام مل جائے گا۔